صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 11 مارچ 2014 بمطابق 9 جمادی الاول 1435 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِۦ ۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ o قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنِ ٱهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِى لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ o وَٱتَّبِعْ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ وَٱصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ o

اور اگر خدا تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تم سے بھلائی کرنی چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دو کہ لوگو تمہارے پروردگار کے ہاں سے تمہارے پاس حق آ چکا ہے تو جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے تو ہدایت سے اپنے ہی حق میں بھلائی کرتا ہے۔ اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔ اور (اے پیغمبر) تم کو جو حکم بھیجا جاتا ہے اس کی پیروی کئے جاؤ اور (تکلیفوں پر) صبر کرو یہاں تک کہ خدا فیصلہ کر دے۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلْعٰلَمِينَ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: میں چھٹی کی درخواستیں نمٹالوں پھر آپ، یہ ہاؤس مکمل ہو جائے اور یہ چھٹی کی ہم کر لیں، اس کے بعد آپ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ ہمارے چند معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں دی ہیں، میں ان کے نام آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں اور ہاؤس سے اس کیلئے منظوری کی ریکویسٹ کرتا ہوں: جناب محمد علی صاحب، ایم پی اے 11-03-2014 کیلئے; جناب وجیہہ الزمان صاحب، ایم پی اے 11-03-2014 تا 13-03-2014; جناب زاہد درانی صاحب، ایم پی اے 11-03-2014 کیلئے; جناب شیراز خان، ایم پی اے 11-03-2014 کیلئے; جناب سلیم خان، ایم پی اے 11-03-2014 کیلئے; جناب صالح محمد صاحب، ایم پی اے 11-03-2014 کیلئے; جناب احمد بہادر خان صاحب، ایم پی اے 11-03-2014 تا 14-03-2014 جناب شاہ حسین صاحب، ایم پی اے 11-03-2014 تا 19-03-2014; محترمہ نادیہ شیر صاحبہ 11-03-2014; محترمہ مہرتاج روغانی صاحبہ، سپیشل اسسٹنٹ 11-03-2014; جناب فیصل زمان صاحب، ایم پی اے 11-03-2014 کیلئے۔ ان کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں، ہاؤس کے سامنے میں نے Put کی ہیں، اس کی منظوری ہاؤس سے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current session:-

1. Mr. Qurban Ali Khan;
2. Madam Nageena Khan;
3. Madam Aneesa Zeb Tahir Kheli; and
4. Mr. Wajeeh-uz-Zaman Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 4. 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following Members, under the Chairmanship of Mr. Imtiaz Shahid Quraishi Advocate, the honorable Deputy Speaker:-

1. Mr. Qurban Ali Khan;
2. Mr. Ziaullah Bangash;
3. Madam Maleeha Tanveer;
4. Mr. Khalid Khan;
5. Mr. Babar Saleem Khan; and
6. Madam Romana Jalil.

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر، میں اپنے لکی ڈسٹرکٹ کے بارے میں ذرا، اگر یہ تھوڑا چیف منسٹر صاحب ہمیں توجہ دیں سر۔ سر، لکی ٹی ایم اے کی تقریباً تین مہینوں سے تنخواہ بند ہے سر، اس میں سر! سوپر بھی ہے اور کلاس فور ملازمین بھی ہیں اور تین مہینوں سے سر! انکی تنخواہ بند ہے اور آج تقریباً تین دن سے وہ Hunger strike پہ ہیں سر، تو آج میں بھی ان کے ساتھ، کل نہیں پرسوں میں بھی ان کے ساتھ Hunger strike پہ بیٹھا تھا لیکن حکومت کی طرف سے اس کے بارے میں ابھی تک کوئی ایسی بات ان کے ساتھ نہیں ہوئی ہے کہ تنخواہ آپ کو ملے گی، تنخواہ آپ کو نہیں ملے گی۔ یہ تو سر کلاس فور ملازمین ہیں، اگر تین مہینے ایک بندے کی تنخواہ بند ہو جائے تو سر! آپ خود اندازہ لگائیں کہ اس کے گھر والوں پہ، اس کے بچوں پہ کیا گزری ہو گی؟ تو اس سلسلے میں سر! میں چیف منسٹر صاحب کے نالج میں بات لانا چاہتا ہوں کہ Kindly ان کے بچوں پہ اور ان کے خاندان والوں پہ تھوڑا رحم کریں کہ تین مہینوں سے ان لوگوں کی تنخواہ بند ہے، اگر ہو سکے تو آج سر! اسمبلی کے فلور پہ ان لوگوں کیلئے اعلان کریں تاکہ یہ میسج ان کے پاس جائے کہ آج تین مہینوں کی تنخواہ ان کو ملے گی۔ یہی ریکویسٹ ہے میری۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: سی ایم صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! یہ ایک Genuine مسئلہ ہے، Genuine بھی ہے اور غلط بھی ہے، دونوں ہے۔ میں سب جتنے معزز اراکان یہاں بیٹھے ہیں، میں ان سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپنے ٹی ایم ایز میں بیٹھ جائیں، ان کا بجٹ چیک کریں، بے جا اخراجات ہو رہے ہیں، بے جا بھرتیاں ہو رہی ہے کیونکہ ان کو اپنے بجٹ کے اندر رہنا چاہیئے۔ بجٹ سے باہر نکل کے، اگر ہمارے صوبے میں ہم بجٹ سے باہر نکل کے کام کرینگے تو At the end of the day یہ ریزلٹ ہوگا کہ ہم صوبے میں تنخواہیں نہیں دے سکیں گے۔ تو میں نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو بھی کہا ہے کہ ٹی ایم اوز کو بلائیں اور ان کے ساتھ بیٹھیں، بجٹ کو Within their، جو ان کے اپنے پیسے ہیں، اس کے اندر کام کریں، اس پہ لگے ہوئے ہوں لیکن اس کے علاوہ پھر میرے پاس سب ڈسٹرکٹس، میرے اپنے ضلع میں بھی یہ حال ہے، تو میرے خیال میں دس بارہ، پندرہ دن ہو گئے کہ 50 کروڑ روپے میں نے سینکشن کر دیئے ہیں لیکن آئندہ ان کو Warn کیا ہے کہ آئندہ ہم نہیں دینگے جب تک آپ Within your budget نہیں رہیں گے، تو Already ہم سینکشن کر چکے ہیں۔

(تالیاں)

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی محمد علی صاحب، ہم ایک دو آپ کو موقع دے دینگے، باقی ہم ایجنڈا کے اوپر چلیں گے۔ پلیز، آپ بات کر لیں۔

سید محمد علی شاہ: یو منټ خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی جناب سپیکرصاحب۔ سی ایم صاحب خبره اوکړه جی، دیکښې په دې ټی ایم ایز کښې بعضې داسې مسئلې راغلې چې ډائریکټ اپوائنټمنټ لیټرز د صوبې نه راځی۔ د بلدیاتو منسټر صاحب هم دا دے ناست دے جی، نو زما دا ریکویسټ هم دا دے چې کم از کم د هر ځائې نه لیټرز نه راوړی نو بیا به ټی ایم ایز باندې بوجه نه راځی جی۔ زه هم خپله ټی ایم اے کښې دا خبره کوم چې په تیره میاشت کښې کم ازکم شپږ اوه اپوائنټمنټس داسې اوشول چې نه ترې مونږ خبر یو، نه ترې نور څوک دغه شوی دی او ډائریکټ د

هغه ځائې د صوبې نه ليټرز راځي، د بلدياتو نه، نو دا زما يو ريکويسټ دے چې
کم ازکم د صوبې نه د دغه نه راځي جي۔

جناب سپیکر: جناب عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر، سی ایم صاحب نے بات کر دی ہے اور میرا خیال تھا اس پر لوگ مطمئن ہو جائیں گے لیکن یہ پچھلی حکومت کے دوران میں ایک فگر آپ کے ساتھ Share کرنا چاہونگا کہ 2009 تک لوکل گورنمنٹ ایمپلائز کی، لوکل کونسل بورڈ کے ایمپلائز کی تعداد 9 ہزار اور 10 ہزار کے Range میں تھی اور پھر تین سالوں کے اندر یہ تعداد 27 ہزار تک پہنچ گئی، تین سالوں کے اندر ایک بہت بڑا مطلب ہے ایک وہ ہوا ہے۔ ہماری اس لوکل گورنمنٹ کا جو نیا ایکٹ بنا ہے، اس کے اندر میں نے لکھا ہوا ہے کہ ان کے معاملات کو ریگولیٹ کرنے کیلئے یہ جو بھی اپوائنٹمنٹس کرینگے تو یہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے Approval لیں گے اور پوسٹوں کو Fill بھی کرینگے، تو ان کی Approval لیں گے۔ ان کی کمیٹی کے اندر، ڈائریکٹ اپوائنٹمنٹس تو بالکل نہیں ہوتی ہیں، ظاہر ہے مجھ سے کوئی لے گا تو میں As per rule لکھوں گا کہ May be appointed as per rules، سیکرٹری اس طرح لکھ سکتا ہے، یہاں ہم سے اپوائنٹمنٹس نہیں کرا سکتے ہیں، ہاں یہاں سے سفارش جا سکتی ہے۔ میں اس پہ وہ نہیں کرتا، ہو سکتا ہے کہ یہاں سے سفارش گئی ہو، سیکرٹری کے آفس سے گئی ہو، میری آفس سے گئی ہو لیکن جو ان کے ہاں ہوئی ہیں، اس کا مجھے علم نہیں ہے، یہ میرے علم میں لے آئیں اگر رولز کے Against ہوئی ہیں، وہاں اپوائنٹمنٹس نئی ہوئی ہیں تو اس کو ہم Reverse کرینگے جی، بالکل۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ صاحب! آپ اس طرح کریں کہ اسمبلی کے فلور پہ انہوں نے کہا، آپ اس کے ساتھ میٹنگ کر لیں، اگر کوئی ایسا ہوا ہے تو بالکل آپ Satisfy کرینگے، Otherwise آپ کو پھر بھی موقع دیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 258, in the House.

جناب جمشید خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ عالمی ادارہ صحت نے پشاور کو پولیو وائرس کا گڑھ قرار دیا ہے جبکہ تمام پاکستان میں موجود وائرس 90 پرسنٹ جنیاتی طور پر پشاور میں موجود وائرس سے جڑا ہوا ہے،

مزید برآں افغانستان میں سامنے آنے والے کیسز میں بھی وائرس پایا گیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے صورتحال کو انتہائی تشویش ناک قرار دیا ہے۔ پولیو وائرس ایک طرف نو نہالان وطن کو اپاہج بنا کر ساری زندگی کیلئے معذور بنا دیتا ہے جبکہ دوسری جانب ساری دنیا میں ہماری جگ ہنسائی کا باعث بنا ہوا ہے۔ حکومت کی توجہ اس اہم اور تشویش ناک صورتحال کی جانب دلا کر وضاحت چاہتا ہوں کہ تاحال حکومت نے پولیو پر قابو پانے اور اس کو مزید پھیلنے سے روکنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شوکت صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! یہ بہت Important issue ہے اور میرے خیال سے یہ بین الاقوامی ایشو بن چکا ہے کہ اس وقت دنیا کے تمام ممالک سے سوائے تین ملکوں جس میں پاکستان شامل ہے، افغانستان ہے، نائجیریا ہے، یہ تین ایسے بدقسمت ممالک ہیں جہاں یہ پولیو کیسز اب بھی سامنے آ رہے ہیں اور جہاں تک ہمارے خیبر پختونخوا کی بات ہے تو ہم اس لئے زیادہ Committed ہیں اس کے ساتھ، کیونکہ مشکلات ہمیں سب سے زیادہ ہیں۔ اگر آپ دیکھیں، میرے ساتھ یہ فگرز بھی موجود ہیں کہ پچھلے سال 2013 کے دوران 92 بچے جو ہیں، وہ معذور ہوئے تھے تو اس میں 66 کا تعلق فاٹا سے ہے اور 10 سندھ سے ہیں، 11 خیبر پختونخوا سے ہیں اور چھ پنجاب سے ہیں۔ یہ ایک ایسا تھا کہ ہمیں Threat بھی دیا گیا ہے، ہمارے پولیو ورکرز پہ حملے ہوئے، ہمارے سیکورٹی اہلکار اس میں شہید ہوئے ہیں اور ایک وقت ایسا تھا جناب سپیکر! کہ پولیو کے ورکرز سے ایسا کام لیا جاتا تھا جیسے بیگار کیمپ میں وہ کام کر رہے ہیں، ہمارے دور میں یہ ہوا کہ ہم نے ان کیلئے باقاعدہ پیکج دیا، شہید پیکج کہ پولیو ورکرز کی شہادت کیلئے 10 لاکھ روپے کا پیکج دیا اور جو سرکاری ملازمین کی شہادت ہے، ان کا اپنا ایک پیکج ہے۔ مشکلات بہت زیادہ ہیں، میں اس کو ابھی بھی کہتا ہوں کہ فاٹا کے اندر Specially جو وزیرستان ہے اور خیبر ایجنسی ہے، یہ دو ایسی ایجنسیاں ہیں جن میں ابھی تک 'پراپر' طریقے سے یہ شروع ہی نہیں ہو سکی یہ مہم۔ جناب سپیکر، چونکہ جو WHO ہے، انہوں نے پشاور کو پولیو وائرس کا Hub declare کر دیا تھا اور یہ بڑی تشویش ناک بات تھی اور اس پہ ہم نے جو 'صحت کا انصاف' کے نام پہ پروگرام ہم نے شروع کیا، اس میں ہم نے پولیو کے علاوہ نو بیماریوں کو بھی ٹارگٹ کیا جس کی وجہ سے، اگر آپ پچھلے ریکارڈ دیکھ لیں تو جو بچوں کی شرح اموات تھی، وہ سب سے زیادہ تھی کے پی میں، اور پھر اس کے بعد جو خواتین کا Mortality rate تھا، وہ بھی سب سے زیادہ تھا، جو حاملہ جو خواتین کی جو شرح

اموات تھی، تو جناب سپیکر! بہت سارے ایشوز تھے، پھر پشاور سب سے تاریخی پرانا شہر، اس کے جو پائپس تھے، وہ Rusted pipes پڑے ہوئے ہیں، ابھی بھی آپ دیکھ سکتے ہیں شہر میں، اب ہم اس کو چینج کرنے میں لگے ہیں، اس کو بھی ہم چینج کر رہے ہیں، لوگوں کو صاف پانی نہیں مل رہا تھا، اس کیلئے ہم یہ فلٹریشن پلانٹ کا بندوبست کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ ہم نے اس چیز کو ٹارگٹ کیا کہ ہم نے نہ صرف پشاور کو بلکہ خیبر پختونخوا کو اور اس ملک کو پولیو وائرس فری شہر بنانا ہے اور صوبہ بنانا ہے، اس کی ہماری Commitment ہے کیونکہ جناب سپیکر! ایک طرف جہاں ہمارے مرکز میں وزیر اعظم کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی ہے، اس کا میں بھی ممبر ہوں، ہمارے چیف منسٹر صاحب بھی اس کے ممبر ہیں لیکن ہم نے اپنے صوبے میں باقاعدہ مانیٹرنگ ٹیمیں بنائی ہیں، ان میں ایک چیئر کرتے ہیں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور ایک چیئر کرتے ہیں چیف سیکرٹری صاحب، تو باقاعدہ اسکی مانیٹرنگ بھی ہو رہی ہے، پولیو وائرس کے خاتمے کیلئے باقاعدہ اقدامات بھی ہو رہے ہیں اور ابھی میں آپ کو یہ بتاؤں کہ صرف پانچ ہفتے ہم نے جب محنت کی اور وہ خاص طور پہ شاہین مسلم ٹاؤن جو میرا حلقہ ہے، وہاں سے سارے یہ Samples collect کئے گئے تھے، WHO نے اس کو کیا تھا اور اس کو Virus hub declare کیا تھا، اسی WHO نے پانچ ہفتے بعد وہاں سے Samples collect کئے ہیں اور وہ Negative نکلے ہیں جناب سپیکر صاحب! تو یہ اس گورنمنٹ کی Commitment ہے اور وہ یہ کہ ہم پولیو وائرس کو صرف یہ نہیں کہ ختم کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس لئے ختم کرنا چاہتے ہیں کہ اگر 2018 تک ہم نے پولیو وائرس کو ختم نہیں کیا تو دنیا ہمارے اوپر پابندی لگا سکتی ہے اور Already کچھ ممالک نے اس پہ عمل بھی شروع کر دیا ہے، تو یہ ہمارے لئے ایک چیلنج ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ میں ان کو بتاؤں کہ اس وقت جو ریزلٹ آ رہا ہے ہمارا، Specially پشاور کا میں کہونگا کیونکہ سب سے زیادہ کیسز جو ہیں، وہ پشاور کے ہیں، اس کے بعد ایک تین چار اضلاع ہیں جو اس میں ہیں لیکن ہم وہاں پہ جو Immunization ہے ہماری ماضی میں، اس کو یوں کہیں کہ اتنی توجہ نہیں دی گئی تھی، اب ہم ایک Integrated Program کے تحت چل رہے ہیں، اس کے ساتھ ہم نے تین چار چیزوں کو ایل ایچ ویز کو، جو Vaccinators ہیں ہمارے ای پی آئی کے، نیوٹریشن کو اس میں ہم نے نیا ڈال دیا کہ ایک طرف بچے جو پیدا ہوتے ہیں ان میں جو غذائیت کی کمی آتی ہے جس طرح تھرپارکر میں ہوا جناب سپیکر، ہم نے اس سے بچنے کیلئے نیوٹریشن کو پہلی دفعہ Introduce کرایا، 22 بلین روپے کا Integrated Program دیا اس صوبے کو جو منظور بھی ہو چکا

ہے (تالیاں) اور ان شاءاللہ تعالیٰ اس پر عمل درآمد بھی ہوگا۔ تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ پولیو وائرس ہمارے لئے چیلنج ہے اور ان شاءاللہ اس چیلنج کو ہم نے قبول بھی کیا ہے اور اس کو Recognition بھی ملی ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ بہت جلد ہم اس میں کامیاب ہو جائینگے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات صاحب، اس کے بعد۔

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب. جناب سپیکر صاحب! صحت انصاف پروګرام په حوالې سره زمونږ منسټر صاحب ډیرې ښے خبرې اوکړې او زه جی صرف تاسو ته د دې وضاحت کول غواړم چې زما په حلقه کښې بی ایچ یو فقیر کلی کښې، کله چې جی داسې د پولیو مهم شروع شی نو په هغې کښې چې کله پولیو ورکړې کیږی نو هلته د پی ټی آئی ورکران چې کوم دی، هغه خو بیله خبره وی، کوم چې ډاکټران هلته راځی، کوم چې ټیم وی، هغوی سره باقاعده طور باندې د پی ټی آئی جنډې ورکړې شوې وی، د هغوی ټوپئ په سر کړې شوې وی او هغوی ته دا ظاهروی چې یره دا زمونږ د پی ټی آئی مطلب په وجه باندې دا کیږی، یعنی هغه پوائنټ سکورنګ کیږی جی۔ یو اړخ ته تاسو دا وایئ جی چې دوئ ته خطره ده او دوئ ته مونږ سیکیورټی ورکوؤ نو تاسو خو پخپله جی د هغه شی نشاندهی کوئ چې هغوی ته هغه ټوپئ په سر کړئ، د لرې نه ورته پته لګی چې دا د پولیو والا دی نو هغوی ته په هغې کښې اسانتیا شی، نو زمونږ خو یو دا خواست دے جی چې دا د حکومتی لیول خبره ده نو حکومتی لیول پورې د وی، دا نه چې جی دا په یو پارټئ باندې مطلب انحصار اوکړی، په دې باندې لکه څنګه چې پولیو زمونږ دې ورور دا خبره اوکړله چې پولیو مهم دغه شی نو بیا د هغې بریفنګ پکار دے چې ډاکټر جانباز د دې انچارج دے چې هغه ورکوی۔ نو ستاسو د ډسټرکټ جنرل سیکرټری دے یونس ظهیر صاحب، هغه وائی چې نه دا به مونږ بریفنګ ورکوؤ، په دې باندې به ته خبرې نه کوې، زما په خیال جی دا یو مناسب خبره نه ده، دا خدمت کول پکار دے د عبادت په دغه باندې، دا نه چې پوائنټ سکورنګ تاسو کوئ جی او دا ظاهروئ چې مونږ ښه کار کوؤ، ښه کار دے خو خبره په دې باندې جی لکهونه روپئ لګی۔ دا جهنډې چې کوم دے، دا ټوپئ چې کوم دے جی نو دا سرکاری خرچې باندې جوړیږی، دا خپل دغه باندې

خرچې باندې نه کوی دوئ. دا څومره چې دلته سائن بورډونه لګیدلی دی، دا څومره چې دغه دی، نو زما دا خواست دے جی چې دا.....

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر حیات صاحب! په کال اټینشن باندې ډیبیټ نه کیږی، که دې سره Relevant ستا پوائنټ وی نو پلیز هغه وایه.....

<u>ارباب اکبر حیات:</u> دا مې جی بس عرض وو جی.

<u>جناب سپیکر:</u> بیا به زه جمشید صاحب نه تپوس اوکړم چې ستاسو چې کوم کوم جواب راغے، هغې باره کښې تاسو مطمئن یئ، څه پوزیشن دے؟ هاں جی.

<u>جناب جمشید خان:</u> زه جواب نه جی بالکل مطمئن یم، زه جواب نه بالکل مطمئن یم، ده چې څه اووئیل، بالکل ټهیک دی. زه یو بله هم په دیکښې دغه کوم وایم چې ډیر خلق زمونږ په علاقو کښې د پولیو د قطرو نه انکاری دی، پولیو قطرې خلق نه اخلی، بعضې بعضې خلق، نو زه لږ دا علماء کرام ته هم په دې دغه کښې دا ریکویسټ کوم، که د دې اسمبلئ په فورم باندې داسې یو خبره اوکړی چې یره دا اسلامی طور باندې حلال دی نو دوئ د هم پکښې څه خبره اوکړی، باقی زه مطمئن یم.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت):</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> سردار اورنگزیب نلوٹھا۔ اچھا، شوکت صاحب۔

<u>جناب بخت بیدار:</u> جناب سپیکر! زه څه وئیل غواړم.

<u>جناب سپیکر:</u> جی، یہ کال اٹینشن پہ ڈیبیٹ نہیں ہوتی جی، کال اٹینشن پہ ڈیبیٹ نہیں ہوتی۔

<u>جناب بخت بیدار:</u> د ډیبیټ سپیکر صاحب! خبره نه ده، ما وئیل چې پیښور ضلع کښې ایک لاکھ وه....

<u>جناب سپیکر:</u> بالکل، آپ کی (بات) سمجھ میں آئی، یہ.....

<u>جناب بخت بیدار:</u> زما دا درخواست دے چې څنګه پیښور کښې د پولیو مسئله ده، داسې مالاکنډ ډویژن کښې هم ده، داسې هزارې ډویژن کښې هم ده او داسې بره جنوبی اضلاع کښې هم ده، دا په ټوله صوبه کښې مسئله ده او صرف پیښور کښې تاسو په ایډورټائزمنټ باندې 36 کروړ روپئ په هغې باندې صرف په یو

ځائې باندې، دا پیسې یواځې تحریک انصاف له نه دی راغلی، دا د دې صوبې عوامو له راغلی دی، دا د یو سړی ذاتی پارټئ له نه دی راغلی۔

جناب سپیکر: اوکے جی،اوکے۔شوکت خان۔اس کے بعد نلوٹھا صاحب!آپ کا ہے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے بات کی ہے، میرے بھائی اکبر حیات نے کہ ڈاکٹرز یا ہمارے جو پی ٹی آئی کے ورکرز ہیں، جھنڈے لے کے جاتے ہیں، سرکاری خزانے سے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی بھی جھنڈا سرکاری پیسوں سے نہیں بنایا گیا اور دوسری بات یہ کہ یہ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں، مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ آپ میرے ساتھ، جو میں ہر ہفتے ایک Campaign کا افتتاح کرتا ہوں، میں آپ تمام اپوزیشن بھائیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آئیں، بے شک اپنے جھنڈے بھی ساتھ لائیں لیکن اس Campaign میں ہمارے ساتھ حصہ لیں۔چونکہ ہم مجبور اس لئے ہوئے کہ جب ہم نے اساتذہ کو شامل کرنے کی کوشش کی تو اس وقت ایک Threat تھا کہ جی حملے ہو رہے ہیں، اساتذہ نے انکار کر دیا تھا، تو ہم نے اپنے ورکروں سے کہا کہ آپ آئیں اور وہ نکلے تو میرے خیال سے Appreciate کرنا چاہیے کہ وہ نکل کے اور اس مہم کو یہاں تک پہنچایا کہ اب اساتذہ واپس آ کے ہمارے ساتھ Campaign میں حصہ لے رہے ہیں اور میں آپ کو بھی دعوت دیتا ہوں۔دوسری بات یہ کہ ہم نے نہ کسی پہ پریشر ڈالا ہے، نہ ذات کیلئے Campaign چلائی ہے، میں ہیلتھ منسٹر ہوں، کہیں بھی آپ میری تصویر نہیں دیکھ سکتے، چیف منسٹر کی تصویر آپ کو نظر نہیں آئے گی، یہ جو جو لوگ کر رہے ہیں، آپ کو پتہ ہے، یونیسف، WHO کر رہے ہیں اور اس لئے کر رہے ہیں کہ پشاور پولیو وائرس کا Hub تھا، اب جب یہ ختم ہو جائے، باقی صوبے میں Routine immunization شروع ہے، یہ نہیں ہے کہ وہاں پہ کہیں ہم نے ختم کیا ہے، ابھی 25/ 26 کو ہم نے یہ مہم چلائی ہے، تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح کوئی بات نہیں ہے۔باقی میں یقین دلاتا ہوں کہ اس صوبے کا پیسہ صوبے کے عوام پہ خرچ ہوگا، نہ جھنڈوں پہ خرچ ہوگا نہ کسی کپڑوں پہ خرچ ہوگا۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔میں آپ کے توسط سے اسمبلی کی توجہ ایک نہائی اہم مسئلے اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ 1997ء میں مہتاب عباسی صاحب کی حکومت نے سرکاری ملازمین اور پشاور کے باسیوں کیلئے کوہاٹ روڈ پر بینوولینٹ پبلک سکول کی بنیاد رکھی تھی اور قلیل عرصہ میں اس سکول نے ایک مثالی ادارہ ہونے کا ثبوت دیا جس نے آج تک کئی ڈاکٹرز،

انجینئرز اور جج پیدا کئے۔ سال 2011-12 میں سکول کی ناقص کارکردگی کی بناء پر سابق حکومت نے مذکورہ سکول کے داخلوں کو سال 2014 سے بند کرنے کا فیصلہ کیا۔ جناب سپیکر صاحب! سیکرٹری بینوولینٹ سیل کی ذاتی کاوشوں سے سکول کا شمار پشاور کے نامی گرامی سکولوں میں ہونے لگا تھا اور سکول ہذا کے نئے انتظامی سیٹ اپ کے آنے سے اس میں بہت بہتری آئی لیکن بد قسمتی سے سکول انتظامیہ نے نئے تعلیمی سال 2014ء سے اس کے داخلے بند کیے ہیں جو کہ موجودہ حکومت کے اس نعرہ "تعلیم سب کا بنیادی حق ہے" کے خلاف ایک سازش ہے۔ جناب سپیکر، میری حکومت وقت سے استدعا ہے کہ انتظامیہ بینوولینٹ پبلک سکول کوہاٹ روڈ کو ہدایت کی جائے کہ نئے تعلیمی سال سے سکول ہذا میں فوری طور پر نئے بچوں کے داخلے شروع کرے اور سیکرٹری ایڈمنسٹریشن اور سیکرٹری بینوولینٹ سیل اس کی خود نگرانی کریں تاکہ غریبوں کے بچے بھی ایک اعلیٰ اور معیاری تعلیمی ادارے سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر صاحب! اب اس سکول کی یہ پوزیشن ہے کہ چونکہ موجودہ سیکرٹری حسین شاہ صاحب کی ذاتی محنت اور سکول انتظامیہ کی تبدیلی سے اب اس کا معیار پہلے کی طرح ہو گیا ہے تو اب میری یہ حکومت سے گزارش ہوگی کہ موجودہ انتظامیہ کو ہدایت جاری کی جائے کہ اس سکول کے داخلے جو بند کئے ہوئے ہیں، دوبارہ سے شروع کئے جائیں تاکہ غریب لوگ جو ملازمین کے بچے ہیں، وہاں پہ تعلیم حاصل کر رہے تھے، ان کی تعلیم پہ اثر نہ پڑے بلکہ وہ تعلیم جاری و ساری رہے اور اس سکول کو فعال کرنے کیلئے جس طرح سیکرٹری صاحب خود دلچسپی لے رہے ہیں تو میں حکومت سے بھی گزارش کروں گا کہ اس سکول کو جاری و ساری رکھا جائے تاکہ غریب لوگوں کے بچے اس سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر: یہ سکول جو ہے نا یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت ہے یا کس کے؟ ایڈمنسٹریشن کے تحت ہے، ایڈمنسٹریشن؟ تو ایجوکیشن منسٹر اس پہ کمنٹس کرے گا، بہر حال یہ ایڈمنسٹریشن۔۔۔۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب! سی ایم صاحب کے Behalf پر؟ اچھا، یہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہے اور میں اس کا پتہ کر لیتا ہوں اور اس کا جو بھی پرابلم ہے، ابھی انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، میرے ڈیپارٹمنٹ میں تو نہیں آتا لیکن بہر حال جو بھی اس کے مسئلے ہیں، وہ ان شاء اللہ حل کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں نے تو ایک ریکویسٹ کی ہے حکومت سے کہ چونکہ 2014ء سے جو ابھی اس کے داخلے شروع ہونے چاہیے تھے یا شروع ہونے ہیں، ہونے کو ہیں تو ایڈمنسٹریشن کو ہدایت کی جائے کہ نئے داخلے شروع کرے تاکہ سکول کا وہی سسٹم چلتا رہے، اس کو بند نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ابھی پتہ کروادیتا ہوں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں کہ اس کو ہم تھوڑا ٹائم دیتے ہیں، بریک کے بعد اس کو پھر سے، کیونکہ باقاعدہ کوسچن تو گیا ہے، چاہیے یہ کہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کسی کو یہ Responsibility دیدے تاکہ وہ Proper جواب دیدے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تو اس میں تقریباً کچھ وقت کیلئے Gap دیتے ہیں تاکہ Properly جواب دے دیں، بریک کے بعد میں اس کو پھر سے لے لوں گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آج ہی کروالیں جی۔

جناب سپیکر: آج ہی، آج ہی میں اس کو، یہ ابھی آپ کے ساتھ بیٹھ بھی جائے گا اور یہ آپ کے ساتھ ڈسکس کرلے گا۔

ہنگامی قانون بابت خیبر پختونخوا کرایہ کی عمارات پر پابندی (تحفظ) مجریہ 2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Information, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Restriction of Rented Buildings (Security) Ordinance, 2014. Honourable Minister for Information. Please, Arif.

Mr. Arif Yousaf (Parliamentary Secretary for C&W): Thank you, Speaker Sahib. I, on behalf of honourable Chief Minister, beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Restriction of Rented Buildings (Security) Ordinance, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

ہنگامی قانون بابت خیبر پختونخوا ہوٹلوں پر پابندی (تحفظ) مجریہ 2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Parliamentary Secretary, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Hotel Restriction (Security) Ordinance, 2014.

(Parliamentary Secretary forC&W): Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the honourable Chief Minister, I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Hotel Restriction (Security) Ordinance, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کرایہ داری مجریہ 2014 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Parliamentary Secretary, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Tenancy (Amendment) Bill, 2014. Ali Amin Gandapur, sorry.

میں ایک دفعہ پھر اس کو Explain کروں، آنریبل منسٹر ریونیو، علی امین گنڈاپور۔

جناب علی امین خان (وزیر مال): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔

Honourable Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tenancy (Amendment) Bill, 2014, in the House. Thank you.

Mr. Speaker: It stands introduced.

بریک کرتے ہیں، اس کے بعد، نماز اور چائے کیلئے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

ایک رکن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عاطف خان! چیک کر لو اس کو__ آج کے دن کا ہمارا ایجنڈا پورا ہو چکا ہے، صرف ایک میں نے اس کو کیا تھا کہ ایک کوسچن کا Proper، کال اٹینشن کا Response دینا ہے تو (قطع کلامی) ہاں جی، اچھا دونوں نہیں ہیں؟ تو میرے خیال میں ہم اجلاس کو 'ایڈجرن' کرتے ہیں۔ اجلاس کو بروز جمعرات مورخہ 13-03-2014 بوقت تین بجے سہ پہر تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 13 مارچ 2014 بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)